السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رحیم یار خان سے محمد ادریس خریداری نمبر 6054 لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے متعلق حساب ہوگا۔ اگر نماز سنت کے مطابق نہ ہوئی تو کیا حساب آگے چلے گا یا وہیں ختم کر دیا جائے گا۔ ''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(واضح رہے کہ انسان پر دو طرح کے واجبات ادا کرنا ضروری ہے ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد قیامت کے دن حقوق العباد سے قتل ناحق کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ ''(صحیح بخاری: الرقاق 6533

البتہ حقوق اللہ سے نماز کے متعلق سب سے پہلے حساب ہوگا، اس حساب کی نوعیت حدیث میں بایں الفاظ بیان ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛''کہ قیامت کے دن سب سے پہلے انسانی اعمال میں سے نماز کا حساب ہوگا، اگر وہ صحیح ہوئی تو اسے کامیاب وکامران قرار دیا جائے گا۔ اور اگر اس کا معاملہ خراب ہوا تو انسان خسارے میں رہے گا، اگر اس فریضہ میں کچھ کوتاہی ہوئی تو سنن ونوافل سے اس کی تلافی کر دی جائے گی، اسی طرح دیگر اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ ''(جامع ترمذی: الصلوۃ 413)

نماز میں کمی کے متعلق شارحین نے لکھا ہے کہ وہ معیار ومقدار کے متعلق بھی ہو سکتی ہے اور فرائض وشروط کے بارے میں ایسا ہو سکتا ہے۔ دونوں صورتوں میں نوافل وغیرہ سے اس کمی کو پورا کیا جائے گا۔ اگر کسی انسان کے نامہ اعمال میں نماز نامی کوئی چیز برآمد ہی نہ ہوئی تو ایسے انسان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ تو احادیث کی صراحت کے مطابق دائرہ اسلام سے ہی خارج ہے، اس کے علاوہ رکعات کی تعداد یا کیفیت ادا کے متعلق اگر (کمی کوتاہی ہوئی تو اسے نوافل وسنن سے پورا کیا جائے گا۔ جیسا کہ دیگر احادیث میں اس کی وضاحت ہے۔ (نسائی: الصلوۃ 467، ابن ماجہ الصلوۃ 1425

عدل وانصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے چھوٹے سے چھوٹے عمل کا حساب ہوگا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ''ہم قیامت کے دن عدل وانصاف کا ترازو قائم کریں گے۔ لہذا کسی کی کچھ بھی حق تلفی نہ ہوگی اور اگر کسی کا (رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا تو وہ بھی سامنے لائیں گے اور حساب لینے کے لئے ہم کافی ہیں۔ ''(21/الانبیاء: 47

مذکورہ حدیث کے آخر میں بھی ہے''کہ اسی طرح دیگر اعمال کا محاسبہ ہوگا، البتہ ارکان اسلام، نماز، روزہ، حج اور زکوۃ لازمی مضامین کی حیثیت سے ان کا حساب لیا جائے گا۔ اگر ان میں انسان ناکام رہا تو اسے ناکام ہی قرار دیا جائے گا۔ '' البتہ حساب وکتاب تو زندگی بھر کے اعمال کا ہوگا تاکہ بر سر عام ایک نامراد انسان کی ناکامی کو واضح کیا جائے۔ قرآن میں ہے: ''کہ جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔ ''(99/الزلزال: 7،8)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 134